# کرسٹوفر کولمبس Christopher Columbus 1451-1506ء(55سال)

ایک معمولی جولاہے wool weaver کا بیٹا کرسٹوفر کولمبس جری اور کہنہ مشق ملاح Maritime explorer بن گیا۔ جسکی زندگی کے تفصیلی احوال تاریخ کے پردوں میں ہمیشہ کیلیئے دب گئے ہیں۔ لیکن اسکی ابتدائی زندگی یقیناً دنیا کے اکثر غرباء کی طرح افلاس ہی میں گزری۔ جس سے اسکی پوشیدہ صلاحیتیں نکھر کر سامنے آگئیں۔ فطری افکار کے پردے فاش ہوتے گئے۔ اور قدرت کے سربستہ راز منکشف ہوئے۔ چنانچہ مضبوط، تنومند، اونچا لمبا، سرخ و سیاہ رنگت اور مضبوط ڈھانچے کا مالک کولمبس، جسکے چہرے پر کیل مہاسوں کے نشانات تھے، امریکہ جانے کا نیا سمندری راستہ دریافت کرنے میں کامیاب ہوگیا۔ وہ مستقل مزاجی اور ہمہ تن جدوجہد کی بدولت انسانی تاریخ میں ہمیشہ کیلیئے اپنا نام نمایاں شخصیات کی فہرست میں رقم کر گیا۔

کرسٹوفر کولمبس 31 October 1451 کو اٹلی کے شہر Genoa, Republic of Genoa میں پیدا ہوا۔ جو بحرہ روم Mediterranean Sea کے پاس 1005-1797ء کے دوران خودمختار ریاست تھی۔ وہ اس دور کے ایک معمولی سے گھرانے سے تعلق رکھتا تھا۔ اس کا باپ ڈومیکو کولمبو Domenico Colombo جولاہا wool weaver تھا۔ اور پنیر کا ٹھیلا بھی چلاتا تھا، جہاں کولمبس اپنے باپ کی مدد کرتا تھا۔ ڈومیکو اپنے پیشے کے مزاج کے مطابق عاجزی وسادگی کا حامل تھا۔ اپنے مقدّر پر قانع اور میسر وسائل پر راضی تھا۔ جبکہ اس کا بیٹا جری اور کہنہ مشق ملاح Maritime explorer بن گیا۔ اسکی زندگی کے تفصیلی احوال اور اسکی تربیت واٹھان میں شامل محرکات تاریخ کے پردوں میں ہمیشہ کیلیئے دب گئے ہیں۔ ہمیں آج ایسا کوئی نسخہ یا تصنیف میسر نہیں جس سے ہم اسکی ابتدائی زندگی کی تفصیل جان سکیں۔ لیکن بحر حال دنیا کے اکثر غرباء طرح یقیناً اس کا بچپن بھی غربت وافلاس ہی کے ماحول میں گزراتھا۔ اسکی عادات و اطوار اور طبیعت و مزاج بھی اسی تناظر میں تشکیل پایا ہوگا۔ جو یقیناً اللہ کا دنیا میں انسانوں کیلیئے انمول تحفہ ہے جس سے پوشیدہ انسانی صلاحیتیں نکھر کر سامنے آتی ہیں۔ نظریات وافکار کے پردے فاش ہوتے ہیں۔ اوقدرت کے سربستہ راز منکشف ہونے لگتے ہیں۔ اور کئی ساری ان باتوں سے بھی واقف ہوجاتے ہیں، جو آسودگی وفراوانی سے حاصل نہیں ہیں ہوسکتیں۔

کولمبس مضبوط، تنومند، اونچا لمبا، سرخ و سیاہ رنگت اور مضبوط ڈھانچے کا مالک تھا۔ اس کے چہرے پر کیل مہاسوں کے نشانات تھے۔ وہ تصوراتی، فرضی اور جنگلی کہانیوں کی سچائی پر یقین رکھتا تھا۔ 1478 میں اسکی ملاقات فلپا مونیز پریسٹریلو Filipa Moniz Perestrelo نامی لڑکی سے شادی ہوگئی۔

جو بارتھلومیو پریسٹریلو Bartholomew Prestrello کی بیٹی تھی۔ جو پرتگالی فوج میں کپتان تھا۔
پرتگالی مہم جو کولمبس لمبے بحری راستوں پر چلنے کیلیئے پر جوش تھا۔اس نے زندگی میں کئی ایسے جزائر دریافت کیئے جو اس سے قبل انسانی رسائی میں نہ تھے۔ وہ ہندوستان اور مشرقی ممالک تک آنے کیلیئے لمبا چکر کاٹنے کی بجائے، سیدھا مغرب کی طرف نیا راستہ کھوج نکالنا چاہتا تھا۔ جو ایک دشوار کام تھا۔ جسکے لیے وسائل بھی درکار تھے۔ اسنے اس مقصد کیلیئے اعلیٰ بحری افسر سے رابطہ کیا۔ اس مہم سے حاصل ہونے والی دولت اور خام دھاتوں (سونا چاندی وغیرہ) کا دسواں حصہ دینے کا وعدہ کیا۔ مگر یہ منصوبہ ناگزیر وجوہات کی بناء نا قابل عمل رہا۔ پھر اس نے پرتگال کے حکمران جان دوم John-II سے رابطہ کیا۔ مگر اسکی حمائت نہ حاصل کر سکا۔ پھر اس سخت جان اور مضبوط اعصاب کے مالک نوجوان نے ایراگون autonomous community in Spain کے بادشاہ فرڈیننڈ Ferdinand سے اس کام کیلیئے مدد چاہی۔ مگر وہ گرینیڈا Granada میں افریقی و مصری (الجزائر، مصر، لیبیاء اور عرب) ممالک کے مسلمانوں سے جنگ میں مصروف ہوتھا۔ اس نے اپنے سسر کے بھائی کی وساطت سے انگلستان کے بادشاہ ہنری ہفتم Henry-VII تک رسائی حاصل کی۔ جو اُن دنوں فرانس میں تھا۔ مگر خاطر خواہ نتائج نہ حاصل کر ہوسکے۔ باالآخر وہ کیسل کی ملکہ ازابیلہ Isabella of Castile کے حضور پیش ہو کر اس بحری مہم کی امداد و تائید کا خواہاں ہوا۔ بادشاہ اور ملکہ King Ferdinand and Queen Isabella اسکی مدد کرنے کیلیئے راضی ہو گئے۔ اسے تین بحری جہاز ships، جنکے نام نینا، پنٹا اور سانٹا ماریا Nina, Pinta and Santa Maria تھے، ایک بڑا جہاز carrack اور دو کشتیاں caravels دی گئیں۔ اور ستاسی تجربہ کار ملاح بھی فراہم کئے گئے۔ وہ تین اگست 1492ء کے تاریخی دن کو اپنی اس عظیم مہم کیلیئے جنوب مغربی سپین کے شہر پالوس ڈیلا فرنٹیرا Palos de la Frontera سے روانہ ہوا۔ اسکی پہلی منزل افریقی ملک ماروکو Morocco کے قریب کنیری جزیرے Canary Island تھے۔ جہاں سے انہوں نے سیدھا مغرب کیطرف طویل اور کٹھن سفر کرنا تھا۔ جسکے بارے میں کہا جاتا تھا کہ اس کا کوئی کنارا نہیں۔ اسکے بعد دنیا ختم ہو جاتی ہے۔ وہ 6 ستمبر 1492ء کو افریقہ سے روانہ ہوئے۔ اور مسلسل ایک ماہ اور چھ دن سفر کرتے رہے۔ اسکے ساتھی مایوس ہو گئے۔ کئی روز تک زمین نظر نہ آئی۔ اضطراب بڑھتا گیا۔ اور ساتھی ملاح واپس ہونے پر اصرار کرنے لگے۔ مگر کولمبس پر بس ایک ہی جنون طاری تھا کہ آگے بڑھو۔ حتیٰ کہ کہا جاتا ہے کہ ایک موقع پر تو اسکے ساتھیوں نے اسکے کسی بھی طرح زندہ وسلامت واپس مڑنے پر راضی نہ ہونے کی وجہ سے، اسے قتل کرنے کی سازش بھی کی۔ آخرکار 12 اکتوبر 1492ء کے روشن دن وہ کیوبہ کے پاس بہامین کے جزائر Bahamian islands کے پاس اتر گئے۔ اس مقام کے ہسپانیولا Hispaniola، ہیٹی Haiti یا سان ڈومنگو San Domingo بھی بتاتے ہیں۔ کولبس اپنی اس فتح پر دیوانہ ہو رہا تھا۔ اس نے اترتے ہی زمین کو چوم لیا۔ اور اپنی کامیابی کی خوشی سے جھوم اٹھا۔ یہاں اسے پہلے سے ہی مقیم بنی نوع انسان کی ایک نسل Red Indians ملے۔ جنکے لئے اسے حکم تھا کہ نرمی و بردباری سے پیش آئے۔ اسے یہاں انواع واقسام کے پرندے، جانور، پھل، اور دوسری چیزیں ملیں۔ وہ کچھ عرصہ یہاں گزار کر مارچ 1993ء کو واپس آ گیا۔ وہ اپنے 42 یورپی ساتھیوں کو یہاں چھوڑ کر یہاں سے 6 باشندے اپنے ساتھ لے آیا۔ اسکا پر جوش استقبال کیا گیا۔ وہ دوسری بار 25 ستمبر 1993 کو امریکہ کیلیئے روانہ ہوا۔ پہلی دفعہ کی طرح اب بھی اسکے منصوبے میں اس سرزمین سے سونا لانا شامل تھا۔ مگر اس حوالے سے اسے مایوسی کا سامنا کرنا پڑا۔ کاسل کی ملکہ نے کولمبس سے وعدہ کر رکھا تھا کہ وہ جتنے جزائر دریافت کرے گا اسکی سلطنت میں شامل کرتا جائے گا۔ وہ اسے ان کا گورنر بناتی چلی جائے گی۔ مگر کولمبس میں بحثیت انسان کئی ایک خرابیاں بھی تھیں۔ وہ دولت کا حریص تھا۔ اکھڑ مزاج اور ضدی تھا۔ اس کے آمرانہ مزاج نے کئی مسائل کھڑے کر دیئے۔ بحثیت گورنر وہ کوئی اعلیٰ منتظم ثابت نہ ہو سکا۔ اسے کچھ درایافت کی رو سے پابہء زنجیر ملکہ کے دربار میں پیش کیا گیا۔ ملکہ نے اگرچہ اسے معاف تو کر دیا۔ مگر بعد میں پھر کبھی اسے کوئی قابل ذکر عہدہ نہ سونپا۔
اسکی آخری زندگی کے حوالے سے کچھ اختلاف پایا جاتا ہے اور کچھ لوگ کہتے ہیں کہ اپنے آخری ایام میں وہ کافی دولت مند ہو چکا تھا۔ آسودگی وفراوانی کی حالت میں مرا۔ جبکہ کچھ روایات ہیں کہ وہ آخری دنوں میں دوبارہ غربت و تنگدستی کا شکار ہو گیا تھا۔ عالم شباب کی شادابیاں اور بہادری کے کارنامے اسے رہ رہ کر یاد آتے تھے۔ اور اسی کسمپرسی کے عالم میں 1506ء میں سپین کے شہر ویلاڈولیڈ Valladolid میں ایک عام اور سادہ سے جھونپڑے میں فوت

ہو گیا۔

کولمبس کو کئی اعزازات بشمول سمندری ایڈمرل Admiral of the Ocean Sea، وائسرائے Viceroy اور گورنر and Governor of the Indies ملے۔ عیسائیوں کے رومن کیتھولک Roman Catholic فرقے کا ماننے والا تھا۔ اسکے دو بچے ڈیگو Diego اور فرڈینیڈو Fernando تھے۔ اسکی شخصیت کا سارا وزن اور اسکی مقبولیت کا راز محض براعظم امریکہ کی سرزمین دریافت کی وجہ سے ہے۔ حالانکہ یہ کرہ ارض ہرگز انسانی رسائی سے باہر نہ تھا۔ اس سے صدیوں قبل ناروے Norway کے ملاح لیف ایرکسن Leif Erikson اسے دریافت کر چکا تھا۔ وہ ایک پیشہ ور جزائر دریافت کرنے والا مہم جو تھا۔ جو 970ء میں آئس لینڈ Iceland پیدا ہوا اور 1020ء میں گرین لینڈ Greenland فوت ہو گیا۔ مگر اپنے محدود تعارف اور سیاسی وجغرافیائی اعتبار سے گمنامی کے باعث قابل ذکر شہرت نہ حاصل کر سکا تھا۔ پھر یہ بات کولمبس کے دور میں بھی ایک حقیقت کے طور پر مانی جا چکی تھی کہ زمین گول ہے۔ یہ نظریہ قدیم یونانی فلاسفر بھی پیش کر چکے تھے۔ اس بات سے اگرچہ کولمبس بھی واقف تھا اور اسی نظریہ کی بدولت اسے یقین تھا کہ مغرب کی طرف ایک طویل سفر کے بعد وہ بالاخر ہندوستان پہنچ جائے گا۔ قدیم چینی علوم Litrature میں ہمیں امریکی سرزمین کا پتہ بتاتے ہیں۔ پھر ناروے، سویڈن، ڈنمارک وغیرہ سے آسانی سے آئس لینڈ اور گرین لینڈ کے راستے نیوفاؤنٹ لینڈ، کینیڈا Newfoundland, NL, Canada یا نانویٹ، کینیڈا Nunavut, Canada جایا جا سکتا ہے۔ روس کے شمال مشرقی علاقہ سے جزیرہ ڈایومیڈ Diomede Iceland کے راستے باسانی کنیڈا سے متصل امریکی علاقہ الاسکا Alaska جایا جا سکتا ہے۔ چنانچہ کولمبس ہرگز براعظم امریکہ جانے پہلا شخص نہ تھا۔ اگر ایسا ہوتا تو پھر وہاں پہلے سے مقیم لوگ کہاں سے آ گئے۔ وہاں کئی قومیں آباد تھیں۔ جن کی اپنی زبان، تہذیب اور معاشرت تھی۔ جن میں سے وہ 6 افراد اپنے ساتھ بھی لایا تھا۔ چنانچہ کولمبس کا کارنامہ صرف ایک نیا بحری راستہ کھوج نکالنے کی حد تک تو درست ہو سکتا ہے۔ مگر نئی سرزمین دریافت ہونے کے مفروضے میں کوئی سچائی نہیں۔ پھر اگر امریکہ پندرھویں صدی کے آخر کے زمانے کی بجائے سولہویں یا ستارھویں صدی میں دریافت ہوتا جو کہ یقیناً ایک نہ ایک دن ہونا ہی تھا۔ تب بھی انسانی زندگی پر کوئی گہرے نقوش مرتب نہ ہوتے۔ کولمبس کی دریافت کا ایک نقصان تو بحر حال ضرور ہوا کہ اس زمانے میں یورپ کی کاروباری زہنیت کا جادو سر چڑھ کر بول رہا تھا۔ وہ نئی منڈیوں کی تلاش اور وہاں طرح طرح کے کاروبار پھیلاتے چلے جا رہے تھے۔ چنانچہ سپین، فرانس، انگلینڈ اور پرتگال نے افریقی غلاموں کو امریکہ لے جا کر کاشتکاری کرنے، دھاتیں کی کانیں کھودنے، لکڑیاں اکٹھی کرنے کے کاموں میں کھپا دیا۔ اور یہ ایک براعظم سے انسانوں کا شکار کر کے دور دراز امریکہ لے جا کر ان سے جبری کام لینے کی انسانی تاریخ کی ایک گھناؤنی مثال ہے۔ کہ جیسے مغربی اقوام شرمندگی سے ناک رگڑ رگڑ کر بھی مٹانا چاہیں تو اسے اس جرم کا ازالہ نہ کر سکیں گے۔

کولمبس کے کارنامے کے اثرات ونتائج سے قطع نظر، اسکی شخصیت کی اس اعتبار سے ہم قدر کرتے ہیں کی کہ وہ ایک معمولی اور غریب خاندان سے تعلق رکھتا تھا۔ جس کا کوئی نمایاں سیاسی وسماجی پس نظر بھی نہ تھا۔ مگر مستقل مزاجی اور ہمہ تن جدوجہد سے انسانی تاریخ میں اپنا نام زندہ رکھنے میں کامیاب ہو گیا۔

## References


Columbus, Christopher; Toscanelli, Paolo (2010) [1893]. Markham, Clements R., ed. The Journal of Christopher Columbus (During His First Voyage). Cambridge University Press. ISBN 978-1-108-01284-3.

Columbus, Christopher (1991) [1938]. First Voyage to America: From the log of the "Santa Maria". Dover. ISBN 0-486-26844-6.

Davidson, Miles H. (1997). Columbus then and now: a life reexamined. Norman, OK: University of Oklahoma Press. ISBN 0-8061-2934-4.

Wey, Gómez Nicolás (2008). The tropics of empire: Why Columbus sailed south to the Indies. Cambridge, Mass: MIT Press.

ISBN 9780262232647

Joseph, Edward Lanzar (1838). History of Trinidad. A.K. Newman & Co. Retrieved 2016-02-28.

Lopez, Barry (1990). The Rediscovery of North America. Lexicon, KY: University Press of Kentucky. ISBN 0-8131-1742-9.

Morison, Samuel Eliot (1942). Admiral of the Ocean Sea: A Life of Christopher Columbus. Boston: Little, Brown and Company. ISBN 978-1-4067-5027-0.

Phillips, Jr, William D.; Phillips, Carla Rahn (1992). The worlds of Christopher Columbus. Cambridge, UK: Cambridge University Press. ISBN 0-521-35097-2.

Varela, Consuelo (2006). La Caída de Cristóbal Colón. Madrid: Marcial Pons. ISBN 9788496467286.